

<p>جلد سیم</p> <p>۴۴</p> <p>سبھی اور پھر بھی جان نسی بھاری سبھی اور پھر بھی جان نسی بھاری تمام اور خفا پیش نگاہ ویران جرات ہوئی تھی خار شے خار شے</p>	<p>۴۲</p> <p>تار پورن لکھا کو کوب بان بھاریان تار پورن لکھا کو کوب بان بھاریان ایک لکھ میں اپنی آہ مائل نالان میں اس کیلے کو کوب کر دینے خراج</p>	<p>کلمات فریاد دیگر</p> <p>۴۳</p> <p>میرے سبھی کا سفر کو جان باری میرے سبھی کا سفر کو جان باری عزیزان صدرا کی جان باری چہ کلام سارا لکے کب پر تار</p>
<p>تمام خلق مدینہ کی شہب کو سوتی تھی پدر کے واسطے صغیر امین دقتی تھی</p>	<p>دو اکا ہوش تھا اسکو نہ کچھ نہ رکا تھا تصور اٹھ پھر شاہ کربلا کا تھا</p>	<p>شہاب میرے مسافر کی یا خبر آد آئی اب وہ صیغہ اپنے گھر آد</p>
<p>۴۵</p> <p>بیان کی طرح کے احوال و خبر ان بیان کی طرح کے احوال و خبر ان خول کے واسطے کو کوب کر دینے نکلان خول کے واسطے کو کوب کر دینے نکلان</p>	<p>۴۶</p> <p>جو کھا سو دبو آتا تو نابل باری جو کھا سو دبو آتا تو نابل باری کہ کھا ان کے واسطے میں ناچار تو کینے کینے کب لہار</p>	<p>۴۷</p> <p>بیان کی طرح کے احوال و خبر ان بیان کی طرح کے احوال و خبر ان خول کے واسطے کو کوب کر دینے نکلان خول کے واسطے کو کوب کر دینے نکلان</p>
<p>کو نام و لوہن ترسے دل کو چین آتا ہی مدینہ میں ترایا با حسین آتا ہی</p>	<p>طعام غیر پر کب مجھے خوش آتا ہی یہ نہ کنا کھاتی نہیں کنا بکو کھاتا ہی</p>	<p>قلع سے جان نہ کیوں پلا پلا ہی بشرہ جسکو مسافر کی اک ذرا پہونچ</p>
<p>۴۸</p> <p>ہر ایک کے تار تار سکین روز دنیا تھا ہر ایک کے تار تار سکین روز دنیا تھا کئی مغنیے کا جیتہ کو ہوا عوام کئی مغنیے کا جیتہ کو ہوا عوام</p>	<p>۴۹</p> <p>جوانی رو دبو آتا تو نابل باری جوانی رو دبو آتا تو نابل باری جودھن کیلے تشریف شاہ چوہان نہایت میں آہر ہے کمال</p>	<p>۵۰</p> <p>ہر ایک کے تار تار سکین روز دنیا تھا ہر ایک کے تار تار سکین روز دنیا تھا کئی مغنیے کا جیتہ کو ہوا عوام کئی مغنیے کا جیتہ کو ہوا عوام</p>
<p>فریب شکر سلطان کر بلا پہونچا ہزار تکر کہ صغیر کا باپ آپ پہونچا</p>	<p>پیوں کی کسر سے اب میں دلچسپ پانی ملا بھی ہو دیگا باکو یا نہیں پانی</p>	<p>نہایت میں آہر ہے کمال نہایت میں آہر ہے کمال</p>

<p>شہید زہد جان بخش جی کا شہر توفیق شوق کے مطلق ہر طرف بجاری کی اور وہ اس کے بے شمار تفہینِ فانی شب و روز بے شمار</p>	<p>بجاری فاطمہ رمان تھا مجھے کیوں سراخا بے بسی سے تھا میرا دل سنوئی جبکہ قریب نے نہ پایا تھا سروئی اور اپنے خند کا استقبال</p>	<p>شہ بجاری فاطمہ رمان تھا مجھے کیوں سراخا بے بسی سے تھا میرا دل سنوئی جبکہ قریب نے نہ پایا تھا سروئی اور اپنے خند کا استقبال</p>
<p>بھلا یہ ایسے کمان میں نصیب ہوا گلے گلے سے جو بابا کے اور کبر کے</p>	<p>ہر دن شہر کی کوس تک میں جاؤنگی وہاں سے محلِ بانو میں بیٹھ آؤنگی</p>	<p>عشرت بولا تے ہوں مجھ کو یہ منظر کو گلے لگاے اپنی سکنیتِ دست کو</p>
<p>بجاری شہر سے وہ جانا بولی خدا کے فضل سے لازماً ہوتی تفہینِ جان کی یہ بے وفایت کے جو شاؤر و امان اور خیر و شادمانی</p>	<p>شہ بجاری وہ اور کی تو باہر سے قبول کئی اور کو یہ فاطمہ خیر و نیک تربیت کے ہو بجاری آج سبیلوں خوشی کے سارے سے ہے جو ہر طرف</p>	<p>شہ بجاری فاطمہ سے اور کعبہ سے ساری سوتی فاطمہ سے آپس کی نہیں لیاقت آپ کے آپس کی نہیں حسین امام کی دونوں ساریان تم کے اور آپ کے جنت برائے ہر طرف</p>
<p>سواری شہ کون و مکان اور ہوا سے نصیب جاگ اٹھیں اور امید برآوے</p>	<p>ذرا تم اٹھو سے پاس آؤ اور دادی طعام بہر شہ دین بچاؤ اور دادی</p>	<p>خدا کے فضل سے تم خوش نصیب ہو بجنت باپ کے ماں کے قریب ہو دونوں</p>
<p>شہ یوں کے رہی تھی وہ اس شہر کی ہر دن در سے جوں کی ساری کی پیروں نے ساری کی ساری کی کے اپنے اپنے اور آج تو نے بچاؤ</p>	<p>شہ اٹھو اور بچاؤ جان سے نکالو کہ اور اور اور اور اور اور اور وہ نئے نئے وہ نئے نئے وہ نئے نئے وہ نئے نئے وہ نئے نئے وہ نئے نئے</p>	<p>شہ اور جیسا کہ کرتی تھی فاطمہ بچاؤ ہر دن فاطمہ سے وہ اور کی ساری بجاری فاطمہ سے وہ اور کی ساری کے اپنے اپنے اور آج تو نے بچاؤ</p>
<p>ہزار شہر کہ اس تیرے دل کو حسین آیا قریب شہر کے اب شہر حسین آیا</p>	<p>لہلو کے بھائی کے سب جمع کر رکھو کہ کھیلے اضطرر حصوم ایسے یا ان آکر</p>	<p>وہ بولی فاطمہ تو شب قریب در آیا نہیں جو فاطمہ لیس کن تڑپا رہا</p>

<p>کلیات مرثیہ دیگر بون و سے اٹھائے تین چنانچہ دو مہینے کے نام میں بھی لیا گیا</p>	<p>۴۴ ہر کس کی گنجی علی کسی کتاب بھی جو اس طرف تمام چھوڑے ہے اس کو خوار زین شہاوت جج عرش خوار زین</p>	<p>۴۴ جن میں کیا کہوں ان کون نہ دیکھ کر جو کہیں نہ لگا دیا جبکہ نصیب نہیں قتل قرار دیا جن میں نہ نصیب</p>
<p>جمال فاطمہ زینب کا جب نظر آیا یہو بی عرب کی آنکھوں میں آن پھر آیا</p>	<p>۴۴ ہن کی پوچھتی تھی وہ پیام بابا کا گلے میں بائیں تھیں اور بائیں ہا ہا کا</p>	<p>۴۴ مجھے تو ہوش تھا لیکن ہوا س کیا ہوتے پد کو دیکھا ہوا کبر سے وان جدا ہوتے</p>
<p>۴۴ گلی چوٹی کے گلے کے خوشی کمان اہم کمان ہے وہ اگر نہیں بان کرنے لگی یوں وہ وہاں نہیں</p>	<p>۴۴ چاری فاطمہ صغرا اجالت ہر سے نصیب کے تھے قہر لیا گیا جو تو تھوڑی تھی مگر حضرت شہید پد کی ننگو زاریت ہوئی وقت</p>	<p>۴۴ چھانے کے وسط میں ناز و نغمے شہاوت کے وقت سے قاسم دیکھا گیا علیؑ اپنے غم دارانے دیکھا میں سرانہ نہ نہ نہ نہ دیکھا میں</p>
<p>۴۴ شہم کے دشت میں میں سارے کو گھوڑا چچا کو بھائی کو تیرے پد کو گھوڑا</p>	<p>۴۴ جو ساتھ ہوئی میں صد نے نام نہ جانی ہوس تو باپ کے دیدار کی نہ رہ جانی</p>	<p>۴۴ برسہ عمرت سلطان انس جان دیکھی رسن میں گردن سجا دنا تو ان دیکھی</p>
<p>۴۴ ہر سے فاطمہ صغرا نے کو ہر سے ہر شگ انہی نے ہر سے بھرا وہی نے زین العابدین سے بھرا ہر سے فاطمہ صغرا سے بھرا</p>	<p>۴۴ لکھن رو کے پکار کر فاطمہ صغرا تو امام آفت کی را سے بچا کہ ساتھ ہوئی جو تو کو قیدی رخ بابا دل نہ جانی نہ کمال نہ بچا</p>	<p>۴۴ یہ نے قول لکھن رو سے ہر سے بچا یا فاطمہ صغرا نے ہر سے اب نے زاری صغرا کا بچا ہر سے ہر سے زین العابدین نے بچا ہر سے</p>
<p>۴۴ لہان امام جو بھائی تھے بلوہ سے غم پد میں سچے ہر ہر خوار دیکھو</p>	<p>۴۴ برسہ اور پد نہا تھم کیوں نہ جانی تو تھا خط آب و وا کس طرح سے باقی تو</p>	<p>۴۴ یہ بارگاہ امی میں کرد عا دل تر۔ مکر م سے نہ د لگ پد در او لگ پد</p>